REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۰ ہجرت ۱۳۳۵ھش — ۱۰ مئی ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں

مری ۷ مئی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے اپنے خط محررہ ۷ مئی ۱۹۵۶ء میں اطلاع دیتے ہیں کہ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت دریافت کرنے پر فرمایا:-

"کل پھر طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ گو طبیعت سنبھل تو رہی ہے۔ مگر ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی"

کل بوجہ اتوار جماعت کے احباب راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور اقدس نے ایک گھنٹہ کے قریب بعض افراد سے ملاقات فرمائی۔

کل حضور اقدس ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں میں تشریف لائے۔ اور نمازوں کے بعد تشریف فرما رہ کر کچھ وقت دوستوں سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ کل ناسازیٔ طبع کے باعث حضور سیر کے لئے تشریف نہ لے جا سکے۔ احباب حضور اقدس کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مری میں اجتماعی دعا اور نماز عید

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مری میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ یعنی ۱۱ مئی ۱۹۵۶ء کو بعد نماز بوقت ۵ بجے بعد اجتماعی دعا کرائیں گے۔ نماز عید کے لئے ساڑھے نو بجے صبح کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ قریب کی جماعتوں کے دوست بھی شریک ہو سکیں۔

احباب جماعت اجتماعی دعا اور عید کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا فرمائیں۔

اقلیتی کانفرنس کے فیصلے

پاکستان کے خلوص پر شبہ کا اظہار

کلکتہ ۹ مئی۔ ڈھاکہ میں پاک ہند اقلیتی کانفرنس کے افتتاح کو ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ کانفرنس میں شامل ہونے والے بھارتی وفد کے لیڈر مسٹر سی سی بسواس نے پاکستان کے خلوص پر شک و شبہ کا اظہار کر دیا۔ اور اس امر کو غیر یقینی قرار دیا۔ کہ حکومت پاکستان یقین دہانیوں کو عملی جامہ پہنائے گی جو اس نے اقلیتوں کو دی ہیں۔

سحری و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۲۷ رمضان المبارک	—	۶ بجکر ۵۰ منٹ
۲۸ " "	۳ بجکر ۵ منٹ	۶ بجکر ۵۱ منٹ

اردن تمام عرب ممالک سے دفاعی معاہدے کریگا

نئے معاہدے اجتماعی تحفظ کے پیش نظر کئے جائینگے

عمان ۹ مئی اردن کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ اردن تمام عرب ممالک کے ساتھ ایسے ہی دفاعی معاہدے کریگا۔ جیسا کہ اس نے حال ہی میں مصر کے ساتھ کیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ معاہدے عربوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے مطابق ہی عمل میں آئینگے۔ یاد رہے گزشتہ اتوار کو اردن اور مصر نے اعلان کیا تھا۔ کہ انہوں نے باہم فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ عرب مفادات کے تحفظ کی خاطر اپنی افواج کی کوششوں اور سرگرمیوں میں اتحاد اور یگانگت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

دنیا میں امن قائم کرنیکے سلسلہ میں نئے قوانین تلاش کیجئے

مغربی طاقتوں کو یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو کا مشورہ

پیرس ۹ مئی۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے جو آجکل فرانس کے سرکاری دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں مغربی طاقتوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے اور ہتھیار بندی کی دوڑ ختم کرنے کے لئے نئے قوانین تلاش کریں۔ وہ فرانس کے مسٹر موسیو کوٹی کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا معاملات طے کرنے کے ذریعہ سے جنگ کو یکسر ترک کر دینا چاہئیے۔ کیونکہ جنگ کے ذریعہ کوئی مسئلہ تسلی بخش طریق پر کبھی طے نہیں ہو سکتا۔ قوموں اور ملکوں کے درمیان مفاہمت اور تعاون کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے نئے قوانین اور نئے اصول تلاش کرنے چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے جس میں اقوام عالم کے درمیان حائل شدہ رکاوٹوں کو دور کرنے کا امکان بڑھتا جا رہا ہے۔

الفرہ یونیورسٹی میں شعبہ اردو

انقرہ ۹ مئی۔ انقرہ یونیورسٹی میں لسانیات تاریخ اور جغرافیہ کی فیکلٹی نے نئے تعلیمی سال سے اردو اور پاکستان سٹڈیز کا ایک شعبہ قائم کر دیا ہے۔ اس شعبے کا نگران خصوصی ڈاکٹر محمد داؤد رہبر کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو اس سے قبل میک گل یونیورسٹی مانٹریال میں ادارہ اسلامیات کے سینئر فیلو تھے۔

پاک ہند مالی کانفرنس شروع ہو گئی

نئی دہلی ۹ مئی۔ کل یہاں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تمام بڑے بڑے تصفیہ طلب مالی مسئلوں پر بات چیت شروع ہوئی۔ خیال ہے کہ یہ بات چیت تین دن جاری رہے گی۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزارت خزانہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ممتاز حسن کر رہے ہیں۔ بات چیت کا مطلب دونوں ملکوں کے وزرائے خزانہ کی ملاقات کا امکان کا جائزہ لینا ہے۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۹ مئی۔ کل ربوہ میں درجہ حرارت ۱۲۰ درجہ تھا۔ یہ کیفیت ۱۲½ بجے سے ۴½ بجے تک رہی۔

نہر سویز کا مستقبل

لنڈن ۹ مئی۔ کل برطانوی دارالعوام میں پارلیمنٹ کے ایک کنزرویٹو ممبر مسٹر جان بیٹن نے حکومت برطانیہ پر زور دیا۔ کہ ایک بین الاقوامی شاہراہ کی حیثیت سے نہر سویز کے مستقبل کے بارے میں دوسری مغربی طاقتوں اور امریکہ سے مشورہ کیا جائے۔ انہوں نے مصری وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر پر الزام لگایا۔ کہ وہ نہر سویز کے بارے میں "بحری قزاق" کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر انتھونی نٹنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم نہر سویز کے مستقبل سے متعلق تسلی بخش انتظام کرنے کے بارے میں پوری طرح باخبر ہیں۔ نئے انتظامات کا سوال سابقہ معاہدے کی میعاد ختم ہونے پر ۱۹۶۸ء میں پیدا ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ مئی ۱۹۵۶ء

اعتراف

ہفت روزہ المنیر لائل پور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۶ء میں "تحلیل و تجزیہ" کے مستقل عنوان کے ماتحت "مولانا مودودی اور دین کی سند" کے متعلق ایک طویل مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں مدیر محترم نے نہایت فراخ حوصلگی سے اپنی ایک غلطی کا اعتراف کیا ہے۔ جس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ "طلوع اسلام" کراچی نے "الفرقان" کے حوالہ سے مودودی صاحب کے سند ہونے کے متعلق اسلامی جماعت کے ایک اخبار "قاصد" کشمیر نمبر میں میاں طفیل احمد صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے تھے۔

"مولانا (مودودی صاحب) اس زمانہ میں اسلام کی ایک مانی ہوئی ہستی تھے۔ اور اسلام کے ہر مسئلہ پر سند تھے۔ اور ہیں۔"

اس وقت "المنیر" نے اس پر لکھا تھا کہ

"قیم جماعت اسلامی کی طرف منسوب کردہ عبارت قاصد کشمیر نمبر میں تلاش کی گئی۔ لیکن ناکامی ہوئی .... نہ معلوم الفرقان سے کونسا الفرقان مراد ہے۔ بہرحال طفیل محمد صاحب نے اس قسم کی عبارت قاصد کشمیر نمبر میں تو کجا کہیں بھی نہیں لکھی ہے۔ اور نہ جماعت اسلامی کا کوئی رکن اس نظریہ کا قائل ہے۔"

دراصل یہ حوالہ طلوع اسلام نے "الفرقان" ربوہ کے "جماعت اسلامی نمبر" سے لیا تھا جب "الفرقان" ربوہ نے "طلوع اسلام" کے بیان کردہ حوالہ کی بہ اور تائید اپنے جنوری ۵۶ء نمبر میں کی۔ اور مزید تشریح کی۔ تو اب المنیر کے مدیر محترم اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ان دنوں ہم نے کشمیر کا قاصد نمبر تلاش کیا۔ لیکن سعی بسیار کے باوجود ہمیں یہ پرچہ دستیاب نہ ہو سکا۔ اب گذشتہ ہفتہ ہمیں اس نمبر کی ایک کاپی مل گئی ہے۔ ہم نے اس حوالہ کو تلاش کیا۔ حسب ذیل الفاظ ملے۔

"پاکستان۔ ہندوستان۔ آزاد قبائل اور کشمیر ہر جگہ کے لوگوں کے نزدیک مولانا اس زمانہ میں اسلام کی ایک مانی ہوئی ہستی تھے۔ اور اسلام کے ہر مسئلہ میں سند تھے اور ہیں" (قاصد کشمیر نمبر صفحہ ۱۷)

.... بہرنوع ہم اپنا دینی اور اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ کہ جب ہمیں یہ الفاظ قاصد کشمیر نمبر میں مل گئے ہیں۔ تو سب سے پہلے طلوع اسلام اور الفرقان دونوں کو مطلع کریں۔ کہ المنیر نے (مولانا عبد الغفار حسن صاحب کے مضمون کے توسط سے) جو اظہار خیال کیا تھا۔ اگرچہ اس کا انداز استفہامیہ تھا۔ تاہم حوالہ مل چکا ہے۔ اور طلوع اسلام و الفرقان دونوں نے اس حوالہ میں نہ خیانت کی ہے نہ غلط بیانی" (المنیر لائل پور مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۶ء)

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ ہم اس اعتراف کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہم نے اس بات کو موضوع اداریہ اس لئے بنایا ہے کہ ہمارے تبادلہ خیالات میں یہ بد دیانتی ایک معمول بن چکی ہے۔ کہ جب ایک صحیح بات بھی پیش کی جاتی ہے۔ تو جوش مناظرہ بازی میں مخالف اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ معاملہ زیر بحث میں "المنیر" کے مدیر محترم نے بھی کم و بیش پہلے یہی طریق اختیار کیا تھا۔ اور تعجیل یا کسی اور جذبہ کے ماتحت یہ الفاظ بھی لکھ دیئے۔ جیسا کہ خود انہوں نے اب اسی مضمون میں تسلیم کئے ہیں کہ

"قیم جماعت اسلامی کی طرف منسوب کردہ عبارت قاصد کشمیر میں تلاش کی گئی لیکن ناکامی ہوئی۔"

پھر خواہ مخواہ حسن ظن کی بنا پر یہاں تک کہہ گئے۔ کہ

"طفیل محمد صاحب نے اس قسم کی عبارت قاصد کشمیر نمبر میں تو کجا کہیں بھی نہیں لکھی ہے۔"

ظاہر ہے کہ المنیر کے مدیر محترم نے یہ باتیں بغیر سوچے سمجھے اور بغیر تحقیقات کے یونہی لکھ دی تھیں۔ ہم نے یہ حقیقت "المنیر" کے مدیر محترم کو شرمندہ کرنے کے لئے نہیں پیش کی۔ بلکہ اس لئے پیش کی ہے۔ کہ آپ کو اپنی ہی مثال سے یہ معلوم ہو جائے کہ انسان جب بے احتیاطی سے اور دوسری طرف انتہائی حسن ظنی سے کام لیتا ہے۔ تو اکثر اس سے ایسی غلطی کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ کہ بہت سی طبیعتیں پھر ایسی ٹھوکر کھاتی ہیں۔ کہ کبھی راہ راست پر نہیں آتیں۔

موجودہ معاملہ میں ہم پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ المنیر کے مدیر محترم نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے بہت بڑی جرأت کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ کہ آپ کی طبیعت میں حق کو قبول کرنے کا رجحان موجود ہے۔ اور اگر آپ اس رجحان کو ترقی دیں تو یقیناً آپ کسی نہ کسی دن پورے حق کی بھی ضرور شناخت کر لیں گے۔

ہمیں اس بات میں فی الحال دلچسپی نہیں ہے۔ کہ مودودی صاحب کی جماعت کم از کم مودودی صاحب کو سند سمجھتی ہے یا نہیں؟ اگرچہ المنیر کے مدیر محترم نے اپنے مضمون کا باقی طویل حصہ اسی امر کی نفی ثابت کرنے کے لئے وقف کیا ہے۔ اور خود مودودی صاحب کا حوالہ بھی دیا ہے۔ مگر اس سوال کا ایک اصولی پہلو بھی ہے۔ چنانچہ جماعت اسلامی کے دستور کے مندرجہ ذیل الفاظ خود مدیر محترم نے پیش کئے ہیں:۔

"رسول خدا کے سوا کسی کی مستقل بالذات پیشوائی و رہنمائی تسلیم نہ کرے۔ دوسرے انسانوں کی پیروی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے تحت ہو۔ نہ کہ ان سے آزاد۔"

اگر اس عبارت کے پہلے حصہ کے بھی وہی معنی ہیں۔ جو دوسرے حصہ کے ہیں۔ اور یقیناً ایسا ہی ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی جماعت کو ایسا قاعدہ اپنے دستور میں شامل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے؟ کیا دنیا میں کوئی مسلمان کہلانے والا فرد یا جماعت ایسی ہے۔ جو اس اصول کو نہ مانتی ہو۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی ایسی ہی جدتوں کے متعلق ہم ایک مثال صدق جدید لکھنؤ سے بھی یہاں نقل کرتے ہیں۔

"جماعت اسلامی (پاکستان) کا ایک سرکاری بیان۔

"ہمارا نصب العین اقامت دین ہے۔ یعنی اللہ تعالے نے جو دین تمام انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بھیجا ہے۔ اور جو آخرکار اپنی مکمل صورت میں حضور اکرم صلعم کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اس دین کو پورے کے پورے دین کو اس کی صحیح صورت میں عملاً قائم و نافذ کیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس دین کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کئے جائیں۔ اور یہ نہ کیا جائے۔ کہ ان میں سے بعض اپنی پسند کے ٹکڑے انتخاب کر کے اختیار کر لئے جائیں۔ اور بعض کو مسترد کر دیا جائے۔ بلکہ ہماری دعوت یہ ہے۔ کہ پورے اسلام کو جو اللہ تعالے نے بھیجا ہے۔ اسے اختیار کیا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اس پورے اسلام کو اپنی زندگیوں میں نافذ کیجئے۔ اور اس کے مطابق اپنے ماحول اور اپنے گردوپیش کے حالات کو بھی بدلنے کی کوشش کیجئے۔"

لیکن عرض یہ ہے۔ کہ آخر کس دینی فرقے یا مذہبی پارٹی نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے صرف ٹکڑے انتخاب کر لئے ہیں۔ امت میں سے آخر کس نے دین کے ایک حصہ کو مسترد کر دیا ہے۔ کس کی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ دین کا آدھا حصہ لو اور آدھا نہ لو۔ غرض جہاں تک عقیدہ اور اصول کا تعلق ہے۔ امت کا کوئی گمراہ سے گمراہ فرقہ بھی اس کا قائل نہیں اور یہ محض الزام ہی الزام دوسرے فرقوں پر ہے۔" (صدق جدید)

صدق جدید کی طرح ہمارا بھی سوال ہے۔ کہ کس دینی فرقے نے یہ کہا ہے کہ ہم کتاب و سنت سے آزاد ہو کر فلاں شخص کی پیروی کرتے ہیں؟ مطلب یہ ہے کہ کیا آپ ایک بھی ایسی مثال دے سکتے ہیں؟ کہ کسی فرد یا جماعت نے جس کو مسلمان ہونے کا ادعا ہے۔ یہ کہا ہو۔ کہ قرآن و سنت کا ارشاد تو یہ ہے۔ مگر ہم نعوذ باللہ اس کو غلط سمجھتے ہیں۔ یا کم از کم یہی کہا ہو۔ کہ ہمیں فلاں امر میں قرآن و سنت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیا آج تک کسی نے بھی یہ کہا ہے؟ ہمارا تو تجربہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے یہاں جو کمیونسٹ بنتے ہیں۔ وہ بھی ایسا نہیں کہتے۔ بلکہ وہ بھی اپنی صداقت قرآن و سنت کی سند سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ صاف صاف لفظوں میں نہ سہی بلکہ بعض لوگوں کے قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قرآن و سنت کے مقابلہ میں کسی دوسرے شخص کی پیروی کرتے ہیں۔ تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس میں بھی جماعت اسلامی اول نمبر پر ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو نظریہ اسلام مودودی صاحب نے پیش کیا ہے۔ اس کا قرآن و سنت میں نہ صرف یہ کہ نام و نشان تک نہیں۔ بلکہ قرآن و سنت کے عین متضاد ہے۔ چنانچہ قرآن و سنت تو تبلیغ کے لئے موعظہ حسنہ کی تاکید کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور تمام انبیاء علیہم السلام کو مبشر بتاتے ہیں۔ (فداہ امی و ابی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ لست علیھم بمصیطر یعنی لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں فرماتا ہے۔ مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اسلامی جماعت خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ اور اس کا کام یہ ہے۔ کہ تلوار کی قلعہ رانی کرنے کے بعد تبلیغ کی تخم ریزی کرے۔ کیا مدیر محترم بتا سکتے ہیں۔ کہ اس نظریہ کی کوئی بنیاد قرآن و سنت میں موجود ہے۔ کیا اس کے صاف معنی یہ نہیں۔ کہ قرآن و سنت جو چاہیں کہیں۔ ہم ان کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔ ہم تو اسلام کا مطلب یہی سمجھتے ہیں۔ جو ہم نے "جہاد فی الاسلام" اور رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ"

درویشانِ قادیان

شیخ خورشید احمد

(۲)

رمضان المبارک

یوں تو یہ مقدس فضا سارا سال ہی دارالمسیح پر طاری رہتی ہے۔ مگر رمضان کے مبارک مہینہ میں تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ ان ایام میں دن رات عبادت اور ذکر الٰہی کا چرچا رہتا ہے۔ درویشوں کی اجتماعی اور انفرادی نمازوں میں رقت الحاح اور سوز و گداز کا ایک غیر معمولی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ مسجد مبارک۔ بیت الدعا۔ مقبرہ بہشتی اور مسجد اقصیٰ تو وہ خاص مقامات ہیں جو ان ایام میں درویشان کرام اور دنیا کے مختلف ممالک اور علاقوں سے آنے والے احمدی زائرین کی آہ و بکا اور دعاؤں کا مرجع بن جاتے ہیں۔ جب رات کے پچھلے پہر دارالمسیح کے گلی کوچوں میں ایک بزرگ درویش اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی آوازمیں: قرآن پاک کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار پڑھتے ہوئے گزرتے ہیں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے ان کی آواز ایک آسمانی آواز ہے۔ جو صرف درویشوں کو ہی عبادت کے لئے بیدار نہیں کر رہی بلکہ پوری دنیا کو خواب غفلت سے بیدار ہونے اور آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔ تب دل اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ اخلاص اور درد دل سے نکلی ہوئی یہ آواز انشاء اللہ کبھی رائیگاں نہ جائے گی۔ یہ آواز یقیناً اس دن کو قریب تر کر رہی ہے۔ جبکہ دنیا قادیان سے بلند ہونے والی اس آواز پر توجہ کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے خدائے واحد کے آستانہ پر گر جائے گی۔ تب وہ دعائیں دیکھیں گی ان درویشان با صفا کو اور ان کے کام کو جن کی شبانہ روز عبادتوں اور گریہ و زاری نے اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیا۔ اور یہ نیک اور عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا (انشاء اللہ تعالیٰ)

ہاں تو اس آواز کے ساتھ ہی درویش بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور جلد ہی مسجد مبارک میں حاضر ہوتے ہیں۔ جہاں اس وقت نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ مسجد مبارک شائد دنیا بھر میں واحد مسجد ہے جہاں صبح کے وقت باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی ہے۔

بعض درویشوں کا ذوق عبادت تو انہیں سحری سے بھی قبل مسجد مبارک میں لا کھڑا کرتا ہے۔ جہاں آ کر وہ انفرادی طور پر نوافل اور دعاؤں میں مصروف ہوتے ہیں۔ نماز تراویح کے بعد درویش اپنے اپنے طور پر کھانا کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور پھر جونہی مسجد مبارک مسجد ناصر آباد اور مسجد اقصیٰ کے منارۃ المسیح پر سے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ درویش پھر نماز فجر کے لئے مساجد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ نماز کے بعد درس سنتے ہیں۔ اور پھر اپنے اپنے مکانوں میں آ کر مع اہل و عیال قرآن پاک کی تلاوت میں منہمک ہو جاتے ہیں۔

مساجد۔ دارالمسیح کے مکانات۔ احمدیہ بازار مقبرہ بہشتی جانے والی سڑک۔ ناصر آباد مدرسہ احمدیہ کے کمرے اور صحن غرض قریباً ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔ اس طرح دارالمسیح قادیان میں رمضان المبارک کی صبح طلوع ہوتی ہے۔ جو نہ معلوم اپنی جلو میں اللہ تعالیٰ کی کتنی مخفی رحمتیں اور برکتیں لاتی ہوگی۔

دست در کار دل بایار

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا۔ دن کا وقت درویشوں کے لئے بالعموم ازحد مصروفیت کا ہوتا ہے۔ انہیں اپنے اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت بھی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ۔

"دست در کار دل بایار"

ہاتھ اور جسم کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ مگر دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گا رہا ہوتا ہے۔ اور زبان سے بار بار دل کی یہ آواز تسبیح و تحمید اور درود کے رنگ میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ راقم الحروف نے کئی ایسے درویش بچشم خود دیکھے جو اپریل کی تیز و تند دھوپ میں بحالت روزہ سخت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ مگر ان کی زبانیں سبحان اللہ الحمد للہ اور اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کا ورد کر رہی تھیں۔

درس قرآن مجید

رمضان کی وجہ سے دوپہر کے بعد درویشوں کو رخصت دے دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد مسجد اقصیٰ میں درس قرآن مجید میں شریک ہو سکیں۔ نماز ظہر کے بعد مرد عورتیں بچے بوڑھے اور جوان بغل میں قرآن مجید لئے جوق درجوق مسجد اقصیٰ کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تاکہ قرآن پاک کے حقائق و معارف اور اس کی برکات سے بہرہ ور ہو سکیں۔ یہاں پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ فاضل روزانہ قرآن مجید کے ایک پارہ کا درس دیتے ہیں۔ یہ درس نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔ اس اثناء میں دفاتر اور دکانوں وغیرہ میں تمام کاروبار بند رہتا ہے۔ نماز عصر کے بعد درویشوں کو کھانے اور گھروں کے دیگر کام سرانجام دینے کے لئے کچھ وقت ملتا ہے۔ جونہی نماز مغرب کی اذان ہوتی ہے۔ روزہ افطار کرنے کے بعد پھر مساجد کا رخ کرتے ہیں۔ نماز مغرب اور پھر کھانا کھانے سے فارغ ہوتے ہی نماز عشاء کا وقت ہو جاتا ہے جس کے بعد مسجد اقصیٰ اور مسجد ناصر آباد میں نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔

یہ ہیں درویشان قادیان کے مشاغل۔ آپ ان کے لیل و نہار! اور اشغال کے آئینہ میں ان کی عظمت و اہمیت کو دیکھئے اور اندازہ لگائیے۔ کہ درویشان قادیان اللہ تعالیٰ کی معجز نمائی کا فی الحقیقت کتنا بڑا نشان ہیں۔

درویشانِ قادیان کے متعلق ہمارا فرض

آخر میں میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ درویشان قادیان پوری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان میں مقیم ہیں۔ شعائر اللہ کی حفاظت کے سلسلہ میں ہر فرد جماعت پر جو فرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد ہوتا ہے۔ وہ اسے پورا کر رہے ہیں۔ اور ماشاء اللہ خوب پورا کر رہے ہیں۔ لیکن کیا ہمارا بھی یہ فرض نہیں کہ ہم اپنی شبانہ روز

بدر و حنین حاصلِ کشتِ دعا ہی ہے

میں اُن کا ہوں جو اُن کا ہے وہ سب مرا ہی ہے
اُن کے سوا جو کچھ بھی ہے حرص و ہوا ہی ہے

نادان تجھ کو نُور کی پہچان ہی نہیں
ورنہ یہ اک شعاعِ رُخِ مصطفیٰ ہی ہے

حائل اگر نہ ہوں تری کوتہ نگاہیاں
یہ سجدہ و رکوع بھی قبلہ نما ہی ہے

رو کر خُدا سے پُوچھ کبھی پچھلی رات کو
بدر و حُنین حاصلِ کشتِ دُعا ہی ہے

تنویرِ "رائے عامہ" ہے اک بُتکدہ بڑا
دستِ خلیل اصل میں دستِ خدا ہی ہے

دعاؤں میں انہیں بالالتزام یاد رکھیں۔ اور جہاں تک حکومت کے قوانین اجازت دیں ان کی مدد کرنے کی پوری کوشش کریں اور اس طرح ان کی دعاؤں کو اور ان پر اللہ تعالیٰ کی جو مخصوص برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے حصہ لینے کی کوشش کریں ــــــ درویشانِ قادیان کی یہ مدد کئی طرح سے ہو سکتی ہے مثلاً

(۱) ہم میں سے جو استطاعت رکھتے ہیں اور جنہیں پاسپورٹ اور ویزے کی سہولتیں حاصل ہیں۔ انہیں بار بار اور کثرت کے ساتھ قادیان جانا چاہیئے۔ لیکن کسی دنیوی غرض کے لئے نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر۔ شعائر اللہ کی زیارت کے لئے خود دعائیں کرنے۔ اور درویشان کرام کی دعائیں حاصل کرنے کی غرض سے۔ (۲) چندہ امداد درویشاں کی مد میں خود بھی مستقل طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ اور دیگر ذی استطاعت احباب کو بھی اس میں حصہ لینے کی تحریک کرتے رہنا چاہیئے (۳) قادیان سے جو اخبارات و رسائل نکلتے ہیں مثلاً (اخبار بدر اور رسالہ اصحاب احمد وغیرہ) ان کے خریدار بننا چاہیئے۔ اور حسب توفیق ان کی اعانت کرنی چاہیئے۔ یہ اعانت مالی بھی ہو سکتی ہے اور قلمی بھی۔

(۴) جن درویشوں کے اہل و عیال ادھر ہوں ان کا مناسب خیال رکھنا اور ان کی پریشانیوں کو دور کرنے میں حتی الامکان حصہ لینا چاہیئے۔

(۵) اپنی دعاؤں میں انہیں التزام کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے۔ اور خط و کتابت کے ذریعے حتی الامکان ان کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو کما حقہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب مشرقی افریقہ کی طرف سے

درخواست دعا

الحمد للہ کہ میری صحت اب بہتر ہے۔ مولیٰ کریم نے اپنے فضل سے روزوں کے رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور روزانہ احمدیہ مسجد نیروبی میں بعد عصر تا شام تک ایک پارہ درس قرآن کریم دینے کی بھی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام مشرقی افریقہ میں اسلام کے غلبہ اور احمدیت کے استحکام کے لئے بالخصوص دعا فرمادیں۔ اس وقت یوگنڈا میں احمدیہ مساجد کی تعمیر کا پروگرام مدنظر ہے۔ دارالسلام میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ افریقہ کی دوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا کام ہو رہا ہے۔ ان سب کاموں کی بابرکت تکمیل کے لئے دعا کی ازحد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ عاجز کو اور میرے ساتھی مبلغین کرام اور احمدیہ جماعتوں کو ان کاموں کے انجام دینے کے لئے خاص توفیق عطا فرماوے (خاکسار شیخ مبارک احمد)

رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از مکرم یحییٰ فضلی صاحب ربوہ

(۲)

مولانا تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ نے بتایا کہ ایک بار میرے کلاس فیلو مولوی محمد یار عارف صاحب میرے پاس بیٹھے کلاس میں کچھ لکھ رہے تھے۔ حضرت مولوی صاحب پڑھا رہے تھے۔ میں نے عارف صاحب کو منع کیا کہ ایسا نہ کریں مگر وہ مصروف رہے حضرت مولوی صاحب نے ہماری حرکات کو دیکھ لیا کتاب بند کی اور خاموشی سے کلاس چھوڑ کر چلے گئے۔ میں نے عارف صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب ناراض ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں کسی اور وجہ سے چلے گئے ہیں۔ بعد میں بازار میں ملے اور میں نے کلاس سے اٹھ جانے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے۔ تمہاری حرکات سے مجھے غصہ آ گیا تھا۔ اس لئے اٹھ آیا تاکہ غصہ سے مغلوب نہ ہو جاؤں"

اپنے ہر شاگرد سے انتہائی الفت رکھتے حتیٰ کہ وہ سمجھتا کہ شاید مجھ سے ہی سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ شاگردوں سے تو ہر استاد کو محبت ہوتی ہے مگر ایسے لوگ بہت کم دیکھے گئے ہیں۔ جنہیں ہر کسی سے الفت ہو۔ جو ہر کسی کا بھلا چاہتا ہو۔ اور پھر تمام لوگ بھی اسے پسند کرتے ہوں۔ حضرت مولوی صاحب انہی چند محدودے لوگوں میں سے تھے۔ آپ کا خلوص۔ سادگی اور پیار پہلی ملاقات ہی میں ملنے والے کو ہمیشہ کے لئے گرویدہ بنا لیتا۔ عرصہ کی بات ہے۔ آپ لائلپور کا ہمارے ہاں ٹھہرے۔ محلہ کے ایک حکیم صاحب سے دو چار ملاقاتیں ہوئیں۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ شخص احمدیت کا انتہائی مخالف تھا ہمیشہ مولوی صاحب کا حال احوال پوچھا کرتا اور سلام و دعا کو کہتا۔

ایسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے حضرت مولوی صاحب اگر ایک طرف فنافی اللہ تھے۔ تو دوسری طرف اپنے دنیاوی فرائض کے لحاظ سے بھی فرض شناس انسان تھے۔ شیخ فضل احمد صاحب نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت عرفانی الاسدی صاحب نے بیان فرمایا کہ میں نے چند صحابہ کے حالات پر مشتمل ایک کتاب دیکھی تو حیرت ہوئی کہ اس میں سوائے ایک کے تمام فوت شدہ صحابہ کے حالات تھے۔ اور وہ زندہ صحابی حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری تھے۔ میں نے سوچا بھلا فوت شدہ صحابہ کے ذکر میں ان کا جو ابھی زندہ ہیں کیوں ذکر کیا۔ تو دفعتاً مجھ پر کھلا کہ مولوی غلام نبی صاحب تو چلتے پھرتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کے حضور میں ہیں"۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی میں نے انہیں ایک منٹ کے لئے بھی ذکر الٰہی سے غافل پایا ہو۔ دیگر دعاؤں کے علاوہ میں نے آپ کی زبان سے اکثر یہ دعا سنی تھی: یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے آپ کی زبان پر یہ دعا جاری رہتی ــــــ اور پھر آپ جس سے ملتے اسے ذکر الٰہی کی ترغیب دلاتے ــــــ ہر کام مسنون دعاؤں اور مسنون طریق پر شروع کرتے۔ دائیں طرف سے اور دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنے کا خاص اہتمام فرماتے۔ اگر کوئی غلطی سے بائیں ہاتھ سے کام شروع کرتا اور مولوی صاحب کی نظر پڑ جاتی تو زور سے چلاتے "میاں۔ میاں۔ ٹھہرو۔ ٹھہرو" رسول کریم صلعم ہر کام دائیں ہاتھ سے شروع فرمایا کرتے تھے"

اکثر جب کسی کو غلطی کرتے دیکھتے تو اس خیال سے کہ کہیں توجہ دلانے پر اس کی دلآزاری نہ ہو۔ عمومی رنگ میں اس کی تصحیح کر دیتے۔ مثلاً نماز میں آپ کے ساتھی نے کوئی غلطی کی تو آپ کھڑے ہو کر تمام لوگوں کو مخاطب ہو کر بیان فرماتے کہ حدیث میں فلاں حکم یوں آیا ہے۔ یا رسول کریم صلعم یوں کیا کرتے تھے۔ اس طرح اصلاح بھی ہو جاتی اور کسی کی دلآزاری بھی نہ ہوتی۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ غالباً ۱۹۴۷ء کی بات ہے کہ والد صاحب کا تبدیلی ربوہ ہو گئی۔ اور ہم قادیان چلے گئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ جب ہوش سنبھالنے کے بعد مجھے حضرت مولوی صاحب کو قریب سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولوی کی عادت تھی کہ ہر بچے سے فرداً فرداً چند منٹ باتیں کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی دنوں میں ہم سب ماموں جان کے گرویدہ ہو چکے تھے (مولوی صاحب تو ہمارے خالو تھے مگر نا معلوم کیوں ہم سب انہیں ماموں جان کہا کرتے تھے) مجھے یاد ہے۔ پہلے دن انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"منیر" میں نے کہا

"نہیں ابھی تم منیر نہیں ہو۔ ہم تمہیں ابھی منیر نہیں کہیں گے۔ کیونکہ منیر تم اس وقت ہو گے جب دنیا کو روشن کرو گے۔ ابھی تم خود روشن ہو لو"

اس مختصر سے مکالمہ سے مجھے پہلی دفعہ احساس ہوا کہ واقعی مجھے اسم بامسمّیٰ بننے کے لئے پہلے خود روشن ہونا ہو گا۔

ماموں جان نمازوں کو جاتے ہوئے سب کو توجہ دلا کر جاتے۔ پہلے ہی دن مجھے آواز دی "منیر صاحب آؤ نماز کو چلیں" میں بھی ان کی پُرکشش شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا متمنی تھا۔ جھٹ ساتھ ہو لیا۔ ہم نے دروازہ سے باہر قدم رکھا اور ماموں جان نے روک لیا "معلوم ہے گھر سے باہر جانے کی دعا کیا ہے؟" کہا مجھے تو یہی معلوم ہے کہ گھر سے جاتے ہوئے السلام علیکم کہہ کر جانا چاہیئے" میں نے جواب دیا۔

(باقی)

بیدار جماعتیں

دیہات کی بیدار جماعتوں کا یہ طریق ہے کہ روزانہ شام یا فجر کی نماز کے بعد اخبار الفضل کے ضروری مضامین اور خبروں کو سنتے ہیں۔ اس طرح ان کی بیداری ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اور ان میں کوئی سستی پیدا نہیں ہوتی

کیونکہ

اخبار الفضل کو باقاعدہ سننے کی وجہ سے سلسلہ کے بارہ میں ان کی معلومات تازہ رہتی ہے۔

اگر

آپ کی جماعت میں یہ طریق جاری نہیں تو اخبار الفضل ابھی جاری کروا کر اس کو جاری فرمادیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

مشکل الآثار

صحابہ کرامؓ اور مقام خشیت الٰہی

(مکرم خورشید احمد صاحب شادؔ پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

صحیح بخاری کتاب الصوم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی "یا رسول اللہ ھلکتُ" یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا۔ ایک اور روایت میں ہے۔ "انہ احترق" یا رسول اللہ میں نے ایسا گناہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں جہنمی ہوگیا ہوں۔ یا یہ کہ اس گناہ کے خوف سے میرا جسم جل رہا ہے۔ تیسری روایت میں ہے۔ "ان الاخر" کہ یا رسول اللہ اس نابکار نے گناہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہؐ رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ کہ اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے۔ جسے اس گناہ کے کفارہ کے طور پر آزاد کیا جائے؟ عرض کی نہیں میرے پاس کوئی غلام نہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو دو ماہ کے روزے رکھ سکے گا؟ عرض کی یہ بھی نہیں ہو سکتا؟ پھر فرمایا۔ تو کیا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکو گے؟ صحابی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اتنی بھی ہمت نہیں۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا ہدیۃً پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی سے کہا۔ لو یہ کھجوریں تم انہیں اپنی طرف سے بطور کفارہ مساکین میں تقسیم کردو۔ صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ مسکین پر صدقہ کروں۔ واللہ مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی غریب مسکین مستحق صدقہ نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ سنکر بے اختیار ہنس پڑے۔ اتنا کہ حضورؐ کے بڑے دانت نظر آنے لگے پھر فرمایا۔ کہ اچھا تم یہ کھجوریں اپنے اہل وعیال کو ہی کھلا دو۔

احترق ۔ ھلکت اور ان الاخر کے الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ صحابی اپنے نفس سے مغلوب ہو کر گناہ میں ملوث تو ہوگیا۔ لیکن جب جذبات معمول پر آئے۔ تو ان میں وہی فطری سعادت عود کر آئی۔ اور نفس لوامہ نے اس قدر ملامت کی۔ کہ اپنی عزت و آبرو کی پروا کئے بغیر اپنے جرم کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بھری مجلس میں اظہار کیا۔ اور اپنے آپ کو پوری جرأت سے اس سزا کے لئے پیش کیا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے لئے تجویز کرتے۔ یہ اس صحابیؓ کی توبہ تھی۔ جو انہوں نے صدق دل سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں آکر کی۔

توبہ کا اصل مقام یہ ہے۔ کہ انسان عمداً یا اس خیال سے کہ بعد میں توبہ و استغفار کرلیں گے۔ بدیوں میں ملوث نہ ہو۔ بلکہ جس حد تک ہو سکے۔ شیطانی امور سے اپنے آپ کو بچاتا رہے۔ اور خیرات میں بڑھنے کی کوشش کرتا رہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے نفس کے دھوکہ میں آکر کوئی بدی کر بیٹھے یا حکم عدولی کر بیٹھے۔ تو اس کا دل اس پر شرمندہ ہو۔ اور آئندہ اس قسم کے افعال سے مجتنب رہنے کا مصمم ارادہ کرے۔ اور اپنے فعل سے اس کوتاہی کی جو تلافی ہو سکتی ہو۔ اس کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت مستعد رکھے۔ قرآن مجید میں بھی ایسی ہی توبہ کو قابل قبول قرار دیا گیا ہے۔ اس صحابیؓ نے بھی ایسی ہی توبہ کی تھی۔ ایسی توبہ کرنا جہاں بہت بڑی جرأت چاہتی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کو جذب کرنے والی بھی یہی توبہ ہوتی ہے۔

صحابیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بے تابانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہؐ اخروی جہنم تو جب مجھے ملیگی سو ملے گی۔ میں تو اس گناہ کے احساس سے خود کو اس وقت بھی جہنم میں محسوس کرتا ہوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دیکھتے ہوئے کہ اس نے حقیقی توبہ کی ہے۔ اور جس نفس نے اسے حکم عدولی پر ابھارا تھا۔ اسے اس نے بھری مجلس میں ذلیل کیا ہے۔ اسے تکلیف مالا یطاق سے بچاتے ہوئے کفارہ کے بوجھ سے آزاد کردیا۔ بلکہ ازراہِ شفقت کھجوروں کا ایک ٹوکرا اپنی طرف سے اس کے عیال کے لئے عنایت فرمایا۔

یہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ صحبت و تربیت کی ہی برکت تھی۔ کہ صحابہ کرامؓ میں اللہ اور رسولؐ کے احکام کی عظمت وہیبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ احادیث میں اس قسم کے متعدد واقعات پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یہ صحابی ایسا فعل کرتے ہیں۔ جو کلیۃً ان کی ذات تک محدود تھا۔ اور جب تک وہ خود اس راز پر سے پردہ نہ اٹھاتے۔ کسی کو کانوں کان اس کی خبر نہ ہو سکتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حقیقی خشیت اور اس کے احکام پر پختہ ایمان نے انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ آخرت کی بجائے اس دنیا میں ہی اپنی رسوائی کو ترجیح دیں۔

حقیقت یہی ہے۔ کہ روحانی نظام کو قائم رکھنے کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی عظمت وہیبت بھی قلوب میں پائی جانی ضروری ہے۔ کیونکہ اس ہیبت سے انسان جہاں بہت سی بدیوں سے باز رہتا ہے۔ وہاں اس سے قومی و اجتماعی اخلاق کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ یہ ہیبت فی ذاتہٖ کسی شخص میں اس وقت پائی جاتی ہے۔ جبکہ وہ سعید الفطرت ہو۔ اور معرفت الٰہی کا مقام اسے حاصل ہو۔ ایسی حالت میں وہ خود بخود مکروہات سے بھاگتا رہے گا۔ اور اگر افراد میں سعادت و معرفت کی کمی ہو۔ یا موجود تو ہو۔ لیکن بعض میں ہو۔ یا ہو تو سب میں لیکن ضرورت کے مطابق نہ ہو۔ تو اس کو پیدا کرنے کے لئے بطریق امر بالمعروف ونہی عن المنکر گذشتہ انبیاءؑ اولیاء اور مقربین کے حالات و واقعات بیان کرنے ضروری ہیں۔ تاکہ دل گداز ہو کر اس طرف مائل ہو۔ لیکن بیان میں یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ سامع پر خوف اس قدر غالب نہ آجائے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جائے۔ بلکہ ساتھ ساتھ امید کی جھلک دکھاتے رہنا چاہیئے۔ ہاں کمزور افراد کے سامنے خوف کے پہلو کو غالب اور رجاء کے پہلو کو مغلوب رکھا جائے۔ تاکہ وسعت رحمت الٰہی کا خیال اسے ارتکاب مکروہات پر دلیر نہ کرے۔

احکام الٰہی کی ہیبت اگر کسی قوم کے افراد میں کمزور ہو جائے۔ اور وہ ارتکاب مکروہات و منہیات میں اس قدر دلیر ہو جائیں۔ کہ علی الاعلان کرنے لگیں۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ قوم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریق بھی مفقود ہو۔ تو یہ اس قوم کے روحانی تنزل کا وقت ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں یہ روز بد دیکھنے سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

صحابہ کرامؓ میں یہ عظمت وہیبت بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کردیا۔ اور ہمیشہ ہی کامل رضا و رغبت سے احکام خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ اور اگر کبھی کسی سے کوئی لغزش ہوئی بھی۔ تو اسکی ایسی تلافی کی۔ کہ یہ وشاید ان سکے اسی مقام تسلیم ورضا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان شاندار الفاظ میں سند خوشنودی عطا فرمائی۔ "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذالک لمن خشی ربہ" اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے۔ صحابہ کرامؓ کی اس سعادت وفاداری اور اطاعت گذاری کے بلند مقام کے مدنظر ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدری صحابہؓ کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ لعل اللّٰہ اطلع علی من شھد بدرا فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم۔

(بخاری کتاب المغازی)

اللہ تعالیٰ اہل بدر کے خلوص قلب سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس لئے اس نے انہیں یہ کہہ دیا ہے۔ کہ اب تم جو چاہو کرو۔ (کیونکہ اب ان میں محرکات خیر غالب اور محرکات شر مغلوب ہیں) حقیقت بھی یہی تھی۔ کہ بدری صحابہؓ اب ایسے مقام پر پہنچ چکے تھے۔ جہاں بد خواہی بد دیانتی یا سرکشی کی وجہ سے کسی امر کا ظہور ناممکن تھا۔ اس مقام پر ان سے کسی ناخوشگوار امر کے ظہور کو معصومانہ بھول کا نام ہی دیا جا سکتا ہے۔ جو بہر کیف قابل عفو ہوتی ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آلہٖ و صحابہ اجمعین

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ امام وقت کو تعزیرات میں حالات کے مطابق عفو و درگذر یا کمی بیشی کا اختیار ہے۔ کیونکہ اصل غرض تو اصلاح ہے۔ سزا یا انتقام نہیں۔

شادی کی تقریب

(۱) مورخہ ۳ر اپریل کو میرے نواسے عزیزم محمد صالح ابن سیٹھ فاضل الٰہ دین صاحب سکندرآبادی کی تقریب شادی عزیزہ قانتہ بشریٰ بنت چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری سے بخیر و خوبی عمل میں آئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام عزیز خیریت سے ۸ اپریل کو چٹاگانگ پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد یہاں دعوت ولیمہ اور جلسہ سیرت النبیؐ کی تقاریب نہایت احسن طریقہ سے سرانجام پائیں۔ میں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور احمدیت کے لئے نہایت مبارک کرے آمین۔ بیگم سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد۔

نوٹ :- محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب نے اس خوشی کی تقریب پر مبلغ ۳۰ روپے السنفیلڈ نظر اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء

(محمد شمیم السنفیلڈ)

درخواست دعا

عزیزم ... شریف احمد باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور کی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ... قاضی محمد ... صاحب ...

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کا ادا نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلّہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع مقرر کی ہے۔

صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے تا بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے اور ان لوگوں کی دعائیں آپ لوگوں کی بخشش کا موجب ہوں

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو۔ یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ اس رقم کو دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

اس وقت گندم کا نرخ دس گیارہ روپیہ من ہے اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت گیارہ آنے بنتی ہے۔ پس فطرانہ کی پوری شرح گیارہ آنے اور نصف ۵½ آنے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

قبل ازیں اخبار الفضل میں محترم نائب صدر صاحب کی طرف سے یہ تحریک شائع کی جا چکی ہے کہ سیلابوں وغیرہ قسم کے حادثات کے مقابلہ کے لئے اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام کو معماری اور نجاری کا کام سیکھنا چاہیئے۔ اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دفتر مرکزیہ کی طرف سے الفضل میں بعض معلومات بھجوانے کے بارہ میں مجالس کو ہدایت کی گئی تھی۔ ابھی تک اس سلسلہ میں صرف نوشہرہ اور راولپنڈی کی مجالس نے توجہ دی ہے بقیہ مجالس ابھی خاموش ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ بقیہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ جلد تر مندرجہ ذیل معلومات بھجوا دیں۔

۱۔ نجاری کا کام جاننے والے احباب کی فہرست۔
۲۔ معماری کا کام جاننے والے احباب کی فہرست۔
۳۔ کتنے خدام نے معماری اور نجاری کا کام سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔
۴۔ آپ نے ہنر مذکورہ سکھانے کا کیا انتظام کیا ہے
۵۔ کون کون سے دوست جو یہ کام جانتے ہیں۔ ہنگامی ضرورت کے وقت باہر جا کر خدمتِ خلق کے لئے تیار ہیں۔
۶۔ اپنے ہاں کے ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کی بھی فہرست۔

یہ تحریک نہایت اہم ہے۔ اور اس طرف فوری اور پوری توجہ دی جانی ضروری ہے۔ پس جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اس بارہ میں ضروری معلومات جلد تر بھجوا دیں۔ اور خدام کو معماری اور نجاری کے کام سکھانے کا انتظام کریں تا ضرورت کے وقت زیادہ سے زیادہ تعداد میں زیادہ سے زیادہ مقامات پر خدمتِ خلق کی جا سکے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قارئین ماہنامہ خالد کی اطلاع کے لئے

رسالہ خالد کا اپریل مئی ۱۹۵۶ء کا شمارہ "مسیح موعود نمبر" کے نام سے ڈاکخانہ میں دیدیا گیا ہے۔ جن خریداران کو یہ پرچہ نہ ملے وہ براہ کرم ۱۰ مئی تک اطلاع فرمائیں۔

یہ امر خاص طور پر مدنظر رہے کہ جن خریداروں کے ذمہ دیر سے بقایا چلا آتا ہے اور بار بار اعلانات کے باوجود انہوں نے خالد کی قیمت نہیں بھجوائی ان کا پرچہ بند کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں "مسیح موعود نمبر" نہیں بھجوایا گیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ بقایا داران کے پرچے بند کرنا پڑے ہیں۔ لیکن اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

اس گذارش کے ساتھ خریداران کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ براہ کرم اپنا بقایا اور سال رواں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں تا ان کا پرچہ جاری کر دیا جائے اور تسلسل نہ ٹوٹے۔

(مینجر خالد ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیزم ریاض احمد سلمہ بعمر ۵½ سال قریباً دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے اور ڈھاکہ میڈیکل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

اعجاز احمد عفی عنہ (انچارج مبلغ مشرقی پاکستان ڈھاکہ)

(۲) مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف یوگنڈا مشرقی افریقہ کے صاحبزادے حمید احمد صاحب انگلستان میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا امتحان جون ۵۶ء میں ہونے والا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔

عبدالمجید خاں۔ رشد و اصلاح ربوہ

دعائے نعم البدل

میرا پوتا صلاح الدین پسر طیب نذالدین [illegible] الٰہی میو ہسپتال لاہور میں مورخہ ۱۶ کو فوت ہو گیا تھا اور اسکو ٹرک میں لاکر کلاس والا میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب نعم البدل اور صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں

سراج الدین کلاسہ والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

مبلغ اسلام کے اعزاز میں دعوت

مورخہ ۲۷ کو مجلس خدام الاحمدیہ جہلم نے شیخ رشید احمد صاحب اسلحؔ کے اعزاز میں جو عنقریب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ملک سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں افطاری اور شام کے کھانا کی دعوت دی۔ دعوت کے اختتام پر شیخ صاحب کی کامیابی کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔ محمد احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم شہر

پاکستان کی نو سالہ صنعتی ترقی کا جائزہ

پاکستان اگرچہ بنیادی طور پر ایک زراعتی ملک ہے۔ لیکن تقسیم برصغیر کے بعد اس نے صنعتی میدان میں نمایاں طور پر ترقی کی ہے۔ اس صنعتی ترقی سے پاکستان اقتصادی طور پر کافی مضبوط ہو گیا ہے۔

اس سلسلہ میں جو اعداد و شمار فراہم کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان نے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء بھاری مقدار میں تیار کرنا شروع کر دی ہیں اور اس سے ملک کو دوہرا فائدہ پہنچا ہے۔ ایک طرف تو لاکھوں بے کار لوگوں کو روزگار مل گیا ہے۔ اور دوسری جانب غیر ملکی زرمبادلہ بھاری مقدار میں بچایا گیا ہے۔

خوشگوار انقلاب

صنعتی میدان میں یہ ترقی کسی باقاعدہ منصوبہ بندی کے بغیر حاصل ہوئی ہے۔ خیال ہے جب پاکستان اپنے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کو عملی جامہ پہنائے گا تو اس سے ملک میں ایک نہایت خوشگوار انقلاب آ جائے گا۔ اس منصوبہ کی تکمیل پاکستان کے ہر شعبہ زندگی کو خوشحالی اور فارغ البالی سے ہمکنار کر دے گی

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

ملک کی صنعتی ترقی میں نمایاں کردار صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا ہے۔ کارپوریشن نے اس میدان میں جو کامیابی حاصل کی ہے اس کا اندازہ مختلف قسم کی صنعتوں میں روپیہ لگانے اور عوام کو مختلف قسم کی اشیاء ضروریہ فراہم کرنے سے لگایا جا سکتا ہے۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کو قائم ہوئے ابھی صرف چار سال ہوئے ہیں اور اس کے دوران میں اس نے ۲۰ منصوبے مکمل کئے ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل پر ۴۴ کروڑ روپیہ صرف کیا جا چکا ہے اس سال کے آخر تک کارپوریشن کے سترہ مزید منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے اور ان پر ۳۳ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے لاگت آئے گی۔ ۵۷-۱۹۵۶ء کے مالی سال میں ۲۱ نئے منصوبوں کے لئے ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ان منصوبوں کی منظوری باقی ہے۔ جن کی تکمیل پر ۸۹ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے

نجی سرمایہ

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی اس ترقی میں نجی سرمایہ کا بھی کافی دخل ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء تک کارپوریشن نے مختلف منصوبوں پر مجموعی طور پر ۵۰ کروڑ کا سرمایہ لگایا جس میں ۱۸ کروڑ ۹۰ لاکھ نجی سرمایہ تھا۔ ۳۱ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے کا باقی سرمایہ حکومت پاکستان نے غیر ملکی اقتصادی امداد اور قرضوں سے حاصل کر کے لگایا گیا

ترقیاتی کارپوریشن نے جن ۱۲ بڑی صنعتوں میں روپیہ لگایا ہے ان میں پٹ سن کاغذ، ادویات، شکر سازی، سیمنٹ، پارچہ بافی اور جہاز سازی شامل ہیں۔

پٹ سن کے کارخانے

کارپوریشن نے ابتداء میں پٹ سن کے ایک درجن کارخانے قائم کئے۔ جن میں مجموعی طور پر ساڑھے سات ہزار کھڈیاں نصب کی گئیں۔ ان کارخانوں میں آدم جیوٹ ملز (نرائن گنج) کریسنٹ جیوٹ ملز (کھلنا) پیپلز جیوٹ ملز (کھلنا) لطیف جوانی جیوٹ ملز (ڈھاکہ)، دولت پور جیوٹ ملز (ڈھاکہ) [illegible] جیوٹ ملز (ڈھاکہ) ان کارخانوں میں علی الترتیب تین ہزار، ساڑھے سات سو، ساڑھے سات سو، پانچ سو، پانچ سو، پانچ سو، پانچ سو۔ اڑھائی سو، اڑھائی سو، اڑھائی سو اڑھائی سو کھڈیاں نصب ہیں۔ ان میں چار ہزار چھ سو کھڈیاں اکتوبر ۱۹۵۵ء تک نصب کی گئی تھیں۔ بقیہ دو ہزار نو سو کھڈیاں زیر تنصیب ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران میں ۱۴ ہزار مزید کھڈیاں نصب کر دی جائیں گی۔

۳۲ کروڑ ۵ لاکھ

ان کارخانوں میں یکم جنوری سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک پٹ سن کی جو اشیاء تیار کی گئیں ان کا وزن ۸۵۰۹۸۹ ٹن بنتا ہے اور ان کی مالیت کا اندازہ نوے کروڑ لگایا گیا ہے۔ زیر تنصیب کھڈیاں کارخانوں میں نصب ہو جانے اور ڈبل شفٹ چلنے سے پاکستان ۲۷ لاکھ ٹن وزنی پٹ سن کی مصنوعات سالانہ تیار کرنی شروع کر دے گا جن کی مالیت ۳۲ کروڑ پانچ لاکھ تک ہو گی۔ موجودہ منصوبہ کے مطابق ۱۹۵۸ء کے اواخر تک کھڈیوں کی کل تعداد پندرہ ہزار ہو جائے گی اور یہی حکومت کی مقرر کردہ آخری حد ہے۔

درآمد سے برآمد تک

پاکستان کے سات بڑے بڑے پٹ سن کے کارخانوں کی سالانہ پیداوار ایک لاکھ اسی ہزار ٹن ہے۔ جس کی مالیت ۲۲ کروڑ روپے بنتی ہے۔ پاکستان آئندہ چالیس ہزار ٹن پٹ سن کی مصنوعات برآمد کر سکے گا۔ جس کی مالیت سترہ کروڑ روپے ہو گی۔ اس سے قبل پاکستان کو پٹ سن کی مصنوعات کی درآمد پر چار کروڑ روپے سالانہ صرف کرنا پڑتے تھے۔

پٹ سن کی مصنوعات کے علاوہ پٹ سن کے غیر ملکی کارخانے بھی خام پاکستانی پٹ سن کے محتاج ہیں۔

کاغذ

کرنافلی کاغذ کا کارخانہ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں مکمل کیا گیا۔ کارخانہ تیس ہزار ٹن سالانہ کاغذ تیار کرتا ہے اس پر ساڑھے کروڑ روپے صرف کئے گئے۔ چند رگھونا میں فسادات کی وجہ سے جس میں کارخانہ کے اسسٹنٹ منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر خورشید علی اور بعض دوسرے افراد کی جانیں تلف ہوئیں۔ کارخانہ کو سخت نقصان پہنچا۔ اس سے تربیت یافتہ کارکنوں کی کمی کے علاوہ بعض دیگر فنی مشکلات بھی پیش آئیں۔ اور اس سے کارخانہ بروقت اور پورے طور پر کام نہ کر سکا۔ اب اس کارخانہ کی یومیہ پیداوار ۷۰ سے ۸۰ ٹن تک ہے۔ اور اس پیداوار کو ۱۰۰ ٹن یومیہ کی متعینہ سطح پر لانے کے لئے ہر ممکن مساعی کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔

نوشہرہ اور راہوالی کے کارخانے

گتے اور کاغذ کا ایک اعلیٰ درجہ کا کارخانہ نوشہرہ میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کارخانہ نے ۱۰ نومبر ۱۹۵۵ء میں کام شروع کر دیا تھا راہوالی میں جو گتے کا کارخانہ قائم کیا گیا اس نے جزوی طور پر یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کو کام شروع کر دیا تھا۔ یہ دونوں کارخانے اگر پورے طور پر کام کریں تو سالانہ ساڑھے سات ہزار ٹن کاغذ اور گتہ تیار کر سکتے ہیں۔ ان کارخانوں پر علی الترتیب ایک کروڑ ۴۸ لاکھ اور ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ جب کاغذ کے تینوں کارخانوں نے پورے طور پر کام شروع کر دیا تو پاکستان کی بیشتر مختلف اقسام اور گتے کے سلسلہ میں خود کفیل ہو جائے گا

اخباری کاغذ کا کارخانہ

کھلنا کے قریب اخباری کاغذ کا کارخانہ قائم کرنے کے سلسلہ میں ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ کارخانہ پایہ تکمیل تک پہنچنے کے بعد ۳۵ ہزار ٹن سالانہ اخباری کاغذ تیار کر سکے گا۔ اس کارخانہ پر دس کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے قریب لاگت آئے گی۔ اب حکومت اس منصوبہ کو آخری شکل دینے پر غور کر رہی ہے

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن چندر گھونا کے قیام پر حکومت کاغذ سازی کا ایک بہت بڑا کارخانہ قائم کرنے کے منصوبہ پر غور کر رہی ہے۔ جب ان تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ تو پاکستان کاغذ کی ملکی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے اسلامی ممالک کو بھی کاغذ برآمد کر سکے گا

لوہا اور فولاد

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے بہت سے سروے کئے ہیں۔ ان سے کالاباغ کے نزدیک لوہے کی بہت بڑی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے یہ لوہا نہایت اچھی کوالٹی کا ہے۔ اس جگہ فولاد سازی کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ کارخانہ ابتداً ۳۰ ہزار ٹن سالانہ فولاد تیار کر سکے گا۔ حکومت کی منظوری کے بعد کارخانہ تین چار سال کے اندر قائم ہو جائے گا۔ اس کارخانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پاکستانی لوہے اور کوئلے کی کانوں سے زیادہ سے زیادہ مواد حاصل کرنے کے وسائل کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

جہاز سازی

کراچی میں جہاز سازی کی گودی کی تکمیل ہو گئی ہے۔ صرف کمرشل ڈرائی ڈاک کی تکمیل باقی ہے۔ اور یہ جولائی ۱۹۵۷ء تک متوقع ہے۔ جہاز سازی کے اس کارخانہ پر مجموعی لاگت تین کروڑ تیس لاکھ روپے آئے گی۔ اب تک اڑھائی کروڑ روپے صرف کئے جا چکے ہیں۔ جہاز سازی کی اس گودی میں تین ہزار ٹن کے چھوٹے بحری جہازوں کی مرمت اور ساخت ہو سکے گی۔ جہاز سازی کی اس گودی میں اضافہ کے بعد یہاں بارہ ہزار ٹن کے جہازوں کی مرمت ہو سکے گی۔ کھلنا اور نارائن گنج میں بھی اس قسم کے جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ملک عزیز احمد صاحب تاحال بیمار ہیں۔ زخم سے پیپ بدستور رستی ہے پیشاب کی تکلیف بھی جاری ہے گرمی کی شدت کی وجہ سے گھبراہٹ میں بھی اضافہ ہو گیا ہے احباب ملک صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں خاکسار منشی فاضل کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ عبدالحی مبلغ انڈونیشیا حال ربوہ

نتیجہ امتحان مڈل ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

اٹھارہ لڑکوں میں سے سترہ پاس ہیں۔ ساڑھے ۱۲ فرسٹ ڈویژن میں اور پانچ سیکنڈ ڈویژن میں۔ پانچ طالب علم چھ صد سے زائد نمبر لینے والے ہیں۔ تین کے لئے سرکاری وظیفہ حاصل کرنے کی قوی امید ہے۔

محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۲۴۳۸۰	بشیر احمد	۶۱۱	فرسٹ
۲۴۳۸۱	مرزا ناصر احمد	۶۲۸	//
۲۴۳۸۲	حمید احمد خاں	۶۵۴	//
۲۴۳۸۳	بشیر احمد ساٹک	۴۹۶	سیکنڈ
۲۴۳۸۴	لطیف احمد	۵۷۳	فرسٹ
۲۴۳۸۵	بشارت الرحمن	۵۹۸	
۲۴۳۸۶	اصغر علی	۵۰۱	سیکنڈ
۲۴۳۸۷	بشیر احمد اختر	۶۰۰	فرسٹ
۲۴۳۸۸	نصیر احمد ساجد	۵۵۰	//
۲۴۳۸۹	مامون احمد	۵۴۱	//
۲۴۳۹۰	سعید احمد سعدی	۴۹۵	سیکنڈ
۲۴۳۹۱	صاحب احمد قریشی	۵۷۵	فرسٹ
۲۴۳۹۲	محمد اسلم	[illegible]	//
۲۴۳۹۴	بشارت احمد شاکر	۴۷۷	سیکنڈ
۲۴۳۹۵	نذیر احمد	۵۷۷	فرسٹ
۲۴۳۹۶	محمد خاں	۶۵۷	//
۲۴۳۹۸	احمد یار	۴۸۷	سیکنڈ

امریکہ معاہدہ اوقیانوس کے ارکان ممالک کو ایٹمی اسلحہ مہیا کریگا

امریکی کانگرس کے اجلاس میں صدر آئزن ہاور کا اعلان

واشنگٹن ۹ مئی۔ صدر آئزن ہاور نے کل امریکی کانگرس کے اجلاس میں اعلان کیا کہ امریکہ معاہدہ اوقیانوس کی تنظیم کے ممالک کو ایٹمی ہتھیار مہیا کریگا ——— انہوں نے کہا کہ امریکہ آج کل یورپ میں امریکی فوجوں کو مختلف قسم کے ایٹمی اسلحہ مثلاً ۲۸۰ ملی میٹر کے دہانے والی توپوں سے مسلح کر رہا ہے ——— اور ۸۶۔ سیبر جیٹ لڑاکا طیاروں کی جگہ ۱۰۰۔ سیبر لڑاکے طیارے استعمال کئے جانے لگے ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا کہ امریکہ کا ارادہ یہ بھی ہے کہ جس قسم کے جدید ترین اسلحہ یورپ میں مقیم امریکی فوجوں کو مہیا کئے جا رہے ہیں۔ ویسے ہی اسلحہ کثیر تعداد میں شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم کے ارکان ممالک کو بھی مہیا کئے جائیں۔ صدر امریکہ نے ان تجاویز کا اس وقت ذکر کیا۔ جب وہ باہمی تحفظ کے پروگرام کے متعلق امریکی کانگرس میں اپنی رپورٹ پیش کر رہے تھے۔ اس رپورٹ میں ۵۵ء کے دوسرے نصف کے حالات کا جائزہ لیا گیا تھا۔

صدر آئزن ہاور نے انکشاف کیا کہ امریکہ اپنے حلیف ممالک کو گزشتہ چھ سال میں بارہ ارب ۴۰ کروڑ کی مالیت کے طیارے ٹینک توپیں اور دوسری قسم کا فوجی سامان مہیا کر چکا ہے۔

کراچی کے نئے چیف کمشنر

کراچی ۱۰ مئی۔ مغربی پاکستان ریونیو بورڈ کے سابق رکن مسٹر اے آر خاں نے کراچی کے چیف کمشنر کی حیثیت سے اپنے نئے عہدہ کا چارج لے لیا مسٹر اے ٹی نقوی چارج دینے کے بعد آج رخصت پر چلے گئے۔

درخواست دعا

برادرم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد اور عزیزم چوہدری حمید اللہ خاں صاحب ایف۔ اے ایل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خصوصیت کے ساتھ اور بعد میں بھی ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

ظہور احمد باجوہ

درخواست دعا

احباب جماعت سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تمام مربیان و معلمین سلسلہ اندرون و بیرون پاکستان کیلئے دعا کی بہت درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماتا رہے اور ان کے علم و معرفت میں ترقی اور ان کی صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین

ایڈیشنل ناظر رشد و اصلاح

اعلان نکاح

حال ہی میں عزیزم کیپٹن میرزا محمد صاحب R.P.E کا نکاح عزیزہ حسن آرا صاحبہ بی۔ اے سے بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر مکرم مولوی محمود احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ لائلپوری نے بمقام گوجرخاں ضلع راولپنڈی پڑھا۔ کیپٹن صاحب موصوف خواجہ عبد القیوم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر سیالکوٹ ثم گوجرخاں کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور محترمہ حسن آرا صاحبہ خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ ایڈووکیٹ گوجرخاں کی صاحبزادی ہیں۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ اس رشتہ کے ہر پہلو سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک) کرم الٰہی ایڈووکیٹ کوئٹہ

درخواست دعا بیگم صاحبہ قریشی غلام احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر گوجرانوالہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے صحابہ اور درویشان دار المسیح سے دعا کی درخواست ہے۔

فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ